آئین ودستور

6

جملہ مکاتب فکر کا متفقہ ترمیمی شریعت بل ۱۹۸۶ء

۳۰/ اگست ۱۹۸۶ء کو لاہور میں 'متحدہ شریعت محاذ پاکستان' کے زیر اہتمام جملہ دینی مکاتبِ فکر کی نمائندہ کمیٹی نے شریعت بل کے ترمیم شدہ مسودے پر اتفاق کیا اور مؤرخہ ۲۶/اکتوبر ۱۹۸۶ء جامعہ نعیمیہ، لاہور میں ہزاروں علما اور مشائخ کے عظیم الشان کنونشن میں مولانا سمیع الحق کی طرف سے، قاضی عبداللطیف کی تائید سے ترمیمی شریعت بل کے لئے قرار داد پیش کی گئی جو متفقہ طور پر منظور ہوئی۔سطورِ ذیل میں کمیٹی کی رپورٹ حذف کر کے خالص شریعت بل کا متن پیش خدمت ہے۔

واضح رہے کہ اسی رپورٹ کی روشنی میں متحدہ محاذ نے آئین میں مجوزہ نویں ترمیم کی اِصلاح وتکمیل کا مطالبہ پیش کیا تھا تاکہ شریعت بل دستور سے ہم آہنگ رہے، گویا آئین میں مطلوبہ ترمیم شریعت بل کی منظوری کی بنیاد قائم کرنے کے لئے ہے جس کا حاصل نفاذِ شریعت ہے۔

ابتدائیہ

ہرگاہ کہ قراردادِ مقاصد، جو پاکستان میں شریعت کو بالادستی عطا کرتی ہے، کو دستور اسلامی جمہوریۂ پاکستان ۱۹۷۳ء کا مستقل بالذات حصہ بنا دیا گیا ہے۔

اور ہرگاہ کہ مذکورہ قراردادِ مقاصد کے اغراض کو بروئے کار لانے کے لئے ضروری ہے کہ شریعت کے فی الفور نفاذ کو یقینی بنایا جائے۔

دفعہ نمبر ❶: مختصر عنوان، وسعت اور آغازِ نفاذ

الف) اس ایکٹ کو 'نفاذِ شریعت ایکٹ ۱۹۸۶ء' کہا جائے گا۔

ب) یہ ایکٹ تمام پاکستان پر وسعت پذیر ہوگا۔

ج) اس ایکٹ میں شامل کسی امر کا اطلاق غیر مسلموں کے شخصی قوانین پر نہ ہوگا۔

د) یہ ایکٹ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

www.KitaboSunnat.com

دفعہ نمبر ۲: تعریفات

اس ایکٹ میں تاوقت یہ کہ متن سے کوئی مختلف مفہوم مطلوب ہو، مندرجہ ذیل اِصطلاحات سے وہ مفہوم مراد ہے جو ذیل میں اُنہیں دیا گیا ہے۔ یعنی:

الف) 'قرار دادِ مقاصد' سے مراد وہ مفہوم ہے جو آرٹیکل ۲/الف، دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۹۷۳ء میں اسے دیا گیا ہے۔

ب) 'مقررہ' سے مراد اس ایکٹ کے تحت مقررہ قواعد ہیں۔

ج) 'شریعت' سے مراد قرآن وسنت ہیں۔

توضیح

قرآن وسنت کے اَحکام کی تعبیر کرتے ہوئے درج ذیل مآخذ سے رہنمائی حاصل کی جائے گی:

① سنت خلفاے راشدین ② تعامل اہلِ بیت عظام وصحابہ کرام

③ اجماعِ اُمت ④ مسلمہ فقہاے اسلام کی تشریحات وآرا

دفعہ نمبر ۳: شریعت کی دیگر قوانین پر بالاتری

کسی دیگر قانون، رواج، تعامل یا بعض فریقوں کے مابین معاملہ یا لین دین میں شامل کسی بھی امر کے اس سے مختلف ہونے کے باوجود شریعت، پاکستان میں بالاتر قانون کی حیثیت سے مؤثر ہوگی۔

دفعہ نمبر ۴: عدالتیں شریعت کے مطابق مقدمات کا فیصلہ کریں گی

ملک کی تمام عدالتیں تمام اُمور و مقدمات بشمول مالی اُمور وغیرہ میں شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کی پابند ہوں گی اور شریعت کے خلاف فیصلوں کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی۔ اگر کسی عدالت میں یہ سوال اٹھایا جائے کہ آیا کوئی قانون یا فیصلہ شریعت کے منافی ہے، تو اس مسئلہ کے تصفیہ کے لئے وفاقی شرعی عدالت سے رجوع کیا جائے گا۔

دفعہ نمبر ۵: وفاقی شرعی عدالت کا دائرۂ اختیار

وفاقی شرعی عدالت کا دائرہ اختیارِ سماعت وفیصلہ، بلا استثنیٰ تمام اُمور ومقدمات پر حاوی ہوگا۔

www.KitaboSunnat.com

دفعہ نمبر ۶: شریعت کے خلاف اَحکامات دینے پر پابندی

انتظامیہ کا کوئی بھی فرد، بشمول صدرِ مملکت اور وزیر اعظم، شریعت کے خلاف کوئی حکم نہیں دے سکے گا اور اگر کوئی ایسا حکم دیا گیا، تو اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی اور اسے وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا جا سکے گا، بشرطیکہ شکایت کنندہ کے لئے کوئی اور قانونی مداوا موجود نہ ہو۔

دفعہ نمبر ۷ عدالتی عمل اور احتساب

حکومت کے تمام عمال، بشمول صدرِ مملکت، اسلامی قانونِ عدل کے مطابق احتساب سے بالاتر نہیں ہوں گے۔

دفعہ نمبر ۸

مسلّمہ اِسلامی فرق کے شخصی معاملات ان کے اپنے اپنے فقہی مسالک کے مطابق طے کئے جائیں گے۔

دفعہ نمبر ۹ غیر مسلم کو تبلیغ کی آزادی

یہ شق حذف کر دی گئی ہے، کیونکہ دفعہ ۱ کی شق (ج) کے بعد اس کی ضرورت نہیں۔

سفارشی دفعہ نمبر ۱۰: علمائے دین کو جج مقرر کیا جائے

تمام عدالتوں میں حسبِ ضرورت تجربہ کار اور جید علماے دین کا بحیثیتِ جج اور معاونین عدالت تقرر کیا جائے۔

سفارشی دفعہ نمبر ۱۱: ججوں کی تربیت کے انتظامات

علومِ شرعیہ اور اسلامی قانون کی تعلیم اور ججوں کی تربیت کا ایسا انتظام کیا جائے گا کہ مستقبل میں علومِ شرعیہ اور خصوصاً اسلامی قانون کے ماہر جج تیار ہو سکیں۔

دفعہ نمبر ۱۲: قرآن وسنت کی تعبیر کا طریق کار

قرآن وسنت کی تعبیر کا طریق کار وہی معتبر ہوگا جو مسلّمہ مجتہدین کے علم اُصولِ تفسیر اور علم اُصولِ حدیث وفقہ کے مسلّمہ قواعد اور ضوابط کے مطابق ہو۔

دفعہ نمبر ۱۳: عمالِ حکومت کے لیے شریعت کی پابندی

انتظامیہ، عدلیہ اور مقنّنہ کے ہر فرد کے لیے فرائضِ شریعت کی پابندی اور محرمات سے

www.KitaboSunnat.com

اجتناب لازم ہوگا۔'' جو شخص اس کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا، وہ مستوجبِ سزا ہوگا۔(یہاں کوئی سزا متعین کردی جائے) بشرطیکہ کسی دیگر قانون کے تحت یہ جرم مستوجبِ سزا نہ ہو۔''

دفعہ نمبر ۱۴: ذرائع ابلاغ کی تطہیر

تمام ذرائع ابلاغ سے خلافِ شریعت پروگراموں، فواحش اور منکرات کی اشاعت ممنوع ہوگی۔ جو شخص اس کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا، مستوجبِ سزا ہوگا (یہاں متعین طور پر سزا کا ذکر کرنا مناسب ہوگا، مثلاً دو سال قید بامشقت اور جرمانہ) بشرطیکہ کسی دوسرے قانون کے تحت یہ جرم مستوجبِ سزا نہ ہو۔

دفعہ نمبر ۱۵: حرام کی کمائی پر پابندی

خلافِ شریعت کاروبار کرنا اور حرام طریقوں سے دولت کمانا ممنوع ہوگا۔ جو شخص اس کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا، مستوجبِ سزا ہوگا (یہاں سزا متعین کی جائے) بشرطیکہ کسی دوسرے قانون کے تحت یہ جرم مستوجبِ سزا نہ ہو۔

دفعہ نمبر ۱۶: بنیادی حقوق کا تحفظ

شریعت نے جو بنیادی حقوق باشندگان ملک کو دیئے ہیں، انکے خلاف کوئی حکم نہیں دیا جائیگا۔

دفعہ نمبر ۱۷: قواعد سازی کے اختیارات

اس ایکٹ کے مقاصد کے حصول اور شریعت کے عملی نفاذ اور اس قانون پر عمل درآمد کرانے کے لئے مرکزی حکومت کو اختیار ہوگا کہ ضروری قواعد وضع کرے، ان قواعد کا نفاذ اس دن سے ہوگا جس دن سے مرکزی حکومت اُنہیں گزٹ میں شائع کرے گی۔

نمائندگان کے دستخط

محمد عبدالقیوم ہزاروی	(ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)
حافظ عبدالرحمٰن مدنی	(رابطہ علمائے اہل حدیث پاکستان)
محمد اجمل غفرلہ	(نائب امیر مرکزیہ جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان)
محمد اسلم سلیمی	(نائب قیم جماعت اسلامی، پاکستان)
میاں شیر عالم ایڈووکیٹ	(نائب صدر ورلڈ ایسوسی ایشن آف مسلم جیورسٹس)

www.KitaboSunnat.com